غزوۂ ہند
کی حدیثوں کا
تحقیقی جائزہ
حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ
رفیق شعبہ تحقیق وتصنیف الاعتدال اکیڈمی
باہتمام:
اعجاز حسین المدنی مدظلہ
الاعتدال اکیڈمی
0331-9144212

فہرست مضامین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

غزوہ ہند کی حدیثوں کا تحقیقی جائزہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کافی عرصہ پہلے حافظ محمد عبداللہ (آف پشاور) نے تحقیق حدیث سے متعلق چالیس سوالات بھیجے تھے جن کے جوابات استاذ محترم حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑی حفظہ اللہ نے تحریر فرمائے تھے، ان سوالات میں ایک سوال غزوہ ہند کی حدیثوں کے متعلق تھا، اس سوال کا جواب عوام وخواص کے استفادہ کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔ (منجانب: انتظامیہ الاعتدال اکیڈمی)

سوال:

غامدی گروپ نے اپنی کتاب ''غزوہ ہند کی کمزور اور غلط روایات کا جائزہ'' میں اور بعض غیر مقلد علماء نے بھی غزوہ ہند کی حدیثوں کو سخت ضعیف اور نا قابل اعتبار قرار دیا ہے۔ وضاحت فرمائیں کہ غزوہ ہند کی حدیثوں کی فنی حیثیت کیا ہے؟ اس کے بارے میں آپ کی کیا تحقیق ہے؟ (سائل: حافظ محمد عبداللہ، پشاور)

الجواب:

غزوہ ہند سے متعلق کتب حدیث میں مختلف حدیثیں منقول ہیں، جن میں سے بعض صحیح اور حسن درجہ کی ہیں جبکہ بعض ضعیف ہیں۔ ہم پہلے صحیح اور حسن درجہ کی حدیثیں تحقیق اور فوائد کے ساتھ پیش کرتے ہیں اور بعد میں چند ضعیف روایات کی نشاندہی کریں گے۔

حضرت سیدنا ابوہریرہؓ کی پہلی حدیث

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقْ فِيْهَا نَفْسِيْ وَمَالِيْ فَإِنْ أُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ أَرْجِع فَأَنَا أَبُوْهُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ. (سنن النسائی: ۳۱۷۳)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ: "ہم (مسلمانوں) سے رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان کے ساتھ جہاد کا وعدہ فرمایا ہے سو اگر مجھے ہندوستان سے لڑنے کا موقع میسر ہوا تو میں اپنی جان اور اپنا مال اس میں پیش کروں گا اگر میں مارا گیا تو بہترین شہداء میں میرا شمار ہو گا اور میں زندہ واپس آ گیا تو جہنم سے رہائی کی سند لے کر واپس آؤں گا۔"

اسانید الحدیث:

اس حدیث کی چند سندیں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔اخبرنا أحمد بن عثمان بن حکیم قال حدثنا زکریابن عدی قال حدثنا عبیدالله بن عمرو عن زید بن أبی أنیسة عن سیار ح قال وأنبأهشیم عن سیار عن جبر بن عبیدة وقال عبیدالله عن جبیر عن أبی هریرة قال: وعدنا رسول اللهﷺ........الحدیث۔(سنن النسائی: ۳۱۷۳)

۲۔حدثنی محمد بن اسماعیل بن ابراهیم قال حدثنا یزید قال أنبأنا هشیم قال حدثنا سیار،أبوالحکم عن جبر بن عبیدة عن أبی هریرة قال وعدنارسول اللهﷺ........الحدیث۔(سنن النسائی:۳۱۷۴)

۳۔حدثنا سعید قال نا هشیم قال أنا سیار عن جبر بن عبیدة عن أبی هریرة قال وعدنا رسول اللهﷺ........الحدیث۔(سنن سعید بن منصور: ۲۳۷۴)

۴۔حدثنا هشیم عن سیار عن جبر بن عبیدة عن أبی هریرة قال وعدنا رسول اللهﷺ........الحدیث۔(مسند الامام احمد بن حنبل: ۷۱۲۸)

۵۔حدثنا أبوالجوزاء احمد بن عثمان وکان من نساک أهل البصرة قال حدثنا

عبد الصمد قال حدثنا هاشم بن سعيد عن كنانة بن نبيه مولى صفية عن أبى هريرة قال وعدنا الله ورسوله.........الحديث ـ(الجهاد لأبن أبى عاصم: ٢٩١)

٦ـ حدثنا الحسن بن على قال أخبرنا هشيم قال أخبرنا سيار عن جبر بن عبيدة عن أبى هريرة قال: وعدنارسول اللهﷺ.........الحديث ـ(مسند البزار: ٨٨١٩)

٧ـ حدثنا أبوبكر محمد بن أحمد بن بالويه ثنا عبدالله بن أحمد بن حنبل ثنا أبى ثنا هشيم عن سيار عن جبر بن عبيدة عن أبى هريرة رضى الله عنه قال وعدنا رسول اللهﷺ.......الحديث ـ(المستدرک على الصحيحين للحاكم: ٦١٧٧)

٨ـ حدثنا أبوبكر بن مالک ثنا عبدالله بن أحمد بن حنبل حدثنى أبى ثنا هشيم عن سيار عن جبر بن عبيدة عن أبى هريرة قال وعدنا رسول اللهﷺ......الحديث ـ(حلية الأولياء وطبقات الاصفياء: ج٨ص٣١٦)

9ـ أخبرنا على بن أحمد بن عبدان أنبا أحمد بن عبيد الصفار ثنا بشر بن موسى ثنا خلف عن هشيم عن سيار بن أبى سيار العنزى ح وأخبرناأبوالحسن على بن محمد بن أبى على السقاء وأبوالحسن على بن محمد المقرئ قال أنبا الحسن بن محمد بن اسحاق ثنا يوسف بن يعقوب القاضى ثنا مسدد ثنا هشيم عن سيار أبى الحكم عن جبر بن عبيدة عن أبى هريرة قال وعدنا رسول

اللہ ﷺ.....الحدیث۔(السنن الکبری للبیهقی: ١٨٨٩٩)

١٠۔أخبرني أبو بكر بن رزقويه حدثنا علي بن محمد بن لؤلؤ الوراق حدثنا زكريا بن يحيى الساجي حدثنا الحسين بن علي بن راشد الواسطي قال حدثنا هشيم عن سيار أبي الحكم عن جبر بن عبيدة عن أبي هريرة قال وعدنا رسول اللہ ﷺ......الحدیث۔(تاریخ بغداد: ٥٢٤٤)

تحقیق الحدیث:

یہ حدیث حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبر بن عبیدہ رحمہ اللہ اور کنانہ بن نبیہ رحمہ اللہ (دو تابعین) نے روایت کی ہے۔

کنانہ بن نبیہ رحمہ اللہ سے ہاشم بن سعید رحمہ اللہ اور اس سے عبد الصمد رحمہ اللہ اور اس سے ابوالجوزاء احمد بن عثمان رحمہ اللہ نے یہ روایت بیان کی ہے۔

جبر رحمہ اللہ سے ابوالحکم سیار رحمہ اللہ نے اور اس سے زید بن ابی انیسہ رحمہ اللہ اور ہشیم رحمہ اللہ (دوراویوں) نے روایت کی ہے۔

اور پھر زید بن ابی انیسہ رحمہ اللہ سے عبید اللہ بن عمرو رحمہ اللہ اور اس سے زکریا بن عدی رحمہ اللہ اور اس سے احمد بن عثمان بن حکیم رحمہ اللہ نے روایت کی ہے جبکہ ہشیم رحمہ اللہ سے کئی سارے روات جیسے ثقہ بالاجماع محدث وفقیہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور امام نسائی رحمہ اللہ وغیرہما نے روایت کی ہے۔

اس کے راویوں کا مختصر سا تعارف درج ذیل ہے:

١۔امام کنانہ بن نبیہ مدنی رحمہ اللہ:

ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام امام کنانہ بن نبیہ مدنی رحمہ

الادب المفرد للبخاری اور سنن ترمذی کے راوی ہیں، آپ نے حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور اشتر نخعی وغیرہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ آپ سے خدیج بن معاویہ رحمہ اللہ، زہیر بن معاویہ رحمہ اللہ اور سعدان بن بشیر رحمہ اللہ وغیرہ روایت کرتے ہیں، آپ کی توثیق وتعدیل کے حوالے درج ذیل ہیں۔

۱..... امام ابوالحسن احمد بن عبداللہ العجلی رحمہ اللہ (م:۲۶۱ھ) فرماتے ہیں کہ:

نبیہ ثقہ تابعی ہیں۔ (معرفۃ الثقات للعجلی: ۱۵۶۰)

۲..... امام حافظ ابن حبان رحمہ اللہ (م:۳۵۴ھ) نے آپ کو ثقہ رواۃ میں ذکر کیا ہے۔ (الثقات لابن حبان: ۵۱۲۲)

۳..... امام ابوالحسن نورالدین ہیثمی رحمہ اللہ (م:۸۰۷ھ) ایک حدیث کی تحقیق کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ:

اس کے راوی کنانہ رحمہ اللہ وغیرہ ثقہ ہیں۔ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ۷۴۹۳)

مزید برآں امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (م:۸۵۲ھ) نے ایک مقام پر کنانہ رحمہ اللہ کی ایک حدیث کو بلحاظ سند حسن قرار دیا ہے۔ (الاصابة فی تمییز الصحابة: ۱۱۴۰۷، ولفظه واخرج ابن سعد أيضا بسند حسن عن كنانة مولى صفية قال قدمت لصفية بغلة لترد عن عثمان فلقينا الأشتر فضرب وجه البغلة فقالت ردوني لا يفضحني.......)

جبکہ امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ (م:۴۰۵ھ) نے آپ کی ایک حدیث کو بلحاظ سند صحیح قرار دیا ہے۔ (المستدرک للحاکم: ۲۰۰۸)

۲۔امام ابو اسحاق ھاشم کوفی رحمہ اللہ:

امام ابو اسحاق ہاشم بن سعید کوفی رحمہ اللہ سنن ترمذی کے ثقہ وصدوق راوی ہیں، آپ کی توثیق وتعدیل کے حوالے حاضر خدمت ہیں۔

ا......امام ابو الحسن نور الدین ہیثمی رحمہ اللہ (م: ۸۰۷ھ) ایک حدیث کی تحقیق کے ذیل میں لکھتے ہیں:

اس کے راوی ہاشم بن سعید رحمہ اللہ وغیرہ ثقہ ہیں۔ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ۷۴۹۳)

۲......امام حافظ ابن حبان رحمہ اللہ (م: ۳۵۴ھ) نے آپ کو ثقہ رواۃ میں شمار کیا ہے۔ (۱۱۵۹۰)

مزید برآں امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (م: ۸۵۲ھ) نے ایک مقام پر ہشام رحمہ اللہ کی ایک حدیث کو بلحاظ سند حسن قرار دیا ہے۔ (الاصابة فی تمییز الصحابة: ۱۱۴۰۷ ،ولفظه وأخرج ابن سعد أيضا بسند حسن عن كنانة مولى صفية قال قدمت لصفية بغلة لترد عن عثمان فلقينا الأشتر فضرب وجه البغلة فقالت ردوني لا يفضحني.......)

جبکہ امام ابو عبداللہ حاکم رحمہ اللہ (م: ۴۰۵ھ) نے آپ کی ایک حدیث کو بلحاظ سند صحیح قرار دیا ہے۔ (المستدرک للحاکم: ۲۰۰۸)

الغرض امام ہشیم رحمہ اللہ فی نفسہ ثقہ وصدوق راوی ہیں، آپ پر بعض حضرات کی طرف سے کی جانے والی جرح غیر مفسر ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

۳۔امام ابو سہل عبد الصمد بصریؒ:

امام ابو سہل عبد الصمد بن عبد الوارث بن سعید بن ذکوان بصری رحمہ اللہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی، سنن ترمذی اور سنن نسائی وغیرہ کے ثقہ بالاجماع

راوی ہیں۔آپ کے بارے میں محدثین کی آراء ملاحظہ فرمائیں۔

ا.....امام ابوالحسن عجلی رحمہ اللہ (م:۲۶۱ھ) کہتے ہیں کہ:

عبدالصمد ثقہ ہیں۔(تاریخ الثقات للعجلی:۱۰۰۳)

۲.....امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (م:۲۷۷ھ) کہتے ہیں کہ:

عبدالصمد صالح الحدیث ہیں۔(تہذیب الکمال للمزی:۳۴۳۱)

۳.....حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (م:۸۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ:

آپ راست باز ہیں۔(تقریب التہذیب:۴۰۸۰)

٤۔امام ابو الجوزاء احمد بن عثمان بصری:

امام ابوالجوزاء احمد بن عثمان بن ابوعثمان عبدالنور بصری رحمہ اللہ صحیح مسلم، سنن ترمذی اور سنن نسائی وغیرہ کے راوی ہیں۔آپ کے متعلق ائمہ حدیث کے توثیقی اقوال درج ذیل ہیں:

ا.....امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (م:۲۷۷ھ) فرماتے ہیں کہ:

ابوالجوزاء رحمہ اللہ ثقہ، رضی ہیں۔(الجرح والتعدیل للرازی:۱۰۴)

۲.....امام ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمہ اللہ (م:۳۰۳ھ) کہتے ہیں کہ:

آپ ثقہ ہیں۔(تہذیب الکمال للمزی:۸۲)

۳.....حافظ ابن حجر عسقلانی یرحمہ اللہ (م:۸۵۲ھ) بھی ثقہ کہتے ہیں۔(تقریب:۸۰)

۵۔امام جبر بن عبیدہ شاعرؒ:

زبیر علی زئی غیر مقلد نے زیر بحث حدیث کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ جبر بن عبیدہ کی حافظ ابن حبان رحمہ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے محدث نے توثیق نہیں کی اور ذہبی نے کہا ہے کہ یہ پہچانا نہیں جاسکا کہ یہ کون ہیں؟ (دیکھئے: سنن النسائی بتحقیق الزبیر: ۳۱۷۵)

مگر زبیر علی زئی صاحب کا یہ مؤقف خود ان کی تحریرات کی روشنی میں بھی غلط اور مردود ہے کیونکہ امام جبر بن عبیدہ رحمہ اللہ کی حدیثیں سنن نسائی میں موجود ہیں اور خود زبیر علی زئی صاحب نے ہی زہر الربی (حاشیہ سنن نسائی: ۱/۳) اور قواعد فی علوم الحدیث (ص۲۷) کے حوالے سے لکھا ہے کہ:

امام حافظ ابن مندہ رحمہ اللہ (م:۳۹۵ھ)، حافظ ابو علی نیسابوری رحمہ اللہ (م: ۳۴۹ھ)، امام حافظ ابو احمد بن عدی رحمہ اللہ (م: ۳۶۵ھ)، امام حافظ عبد الغنی بن سعید رحمہ اللہ (م۴۰۹ھ)، امام ابو یعلی خلیلی رحمہ اللہ (م: ۴۴۶ھ) امام ابو علی ابن السکن رحمہ اللہ (م: ۳۵۳ھ) اور امام حافظ ابوبکر خطیب بغدادی رحمہ اللہ (م: ۴۶۳ھ) نے سنن نسائی (کی حدیثوں) کو صحیح قرار دیا ہے۔ (مسئلہ فاتحہ خلف الامام: ص۵۲) لہٰذا زبیر علی زئی صاحب کے بقول ان اماموں نے امام جبر بن عبیدہ رحمہ اللہ کی حدیثوں کو صحیح قرار دیا ہے اور یہ بات بھی خود زبیر علی زئی صاحب نے کئی جگہوں پر لکھی ہے کہ:

اگر کوئی محدث کسی روایت یا اس کی سند کو صحیح یا حسن قرار دے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی سند کا ہر ہر راوی اس محدث کے نزدیک ثقہ یا صدوق ہے۔ (ملخصا: نور العینین: ۵۳، نصر الباری: ۱۷۲، القول المتین: ص۲۰، ماہنامہ

الحدیث۳۲/۱۴، جزء رفع الیدین بتحریفات علی زئی: ص۱۴)

لہٰذا علی زئی صاحب کی تحریرات کی روشنی میں امام جبر بن عبیدہ رحمہ اللہ درج ذیل اماموں کے نزدیک ثقہ وصدوق راوی ہیں:

۱..... امام ابن مندہ رحمہ اللہ (م:۳۹۵ھ)

۲..... حافظ ابوعلی نیسابوری رحمہ اللہ (م:۳۴۹ھ)

۳..... حافظ ابواحمد بن عدی رحمہ اللہ (م:۳۶۵ھ)

۴..... امام عبدالغنی بن سعید رحمہ اللہ (م۴۰۹ھ)

۵..... امام ابویعلی خلیلی رحمہ اللہ (م:۴۴۶ھ)

۶..... امام ابوعلی ابن السکن رحمہ اللہ (م:۳۵۳ھ)

۷..... امام ابوبکر خطیب بغدادی رحمہ اللہ (م:۴۶۳ھ)

نیز حافظ ابن حبان رحمہ اللہ (م:۳۵۴ھ) نے بھی آپ کو ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے۔ (الثقات لابن حبان:۲۰۷۶)

۶۔امام ابو الحکم سیار واسطیؒ:

امام ابو الحکم سیار بن ابی سیار واسطی رحمہ اللہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ اور سنن ابی داود وغیرہ کے ثقہ بالا جماع راوی ومحدث ہیں، آپ کی توثیق وتعدیل کے چند حوالے درج ذیل ہیں۔

۱..... امام ابوزکریا یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (م:۲۳۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

سیار رحمہ اللہ ثقہ ہیں۔ (تہذیب الکمال:۲۶۷۰)

۲..... امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (م:۲۴۱ھ) فرماتے ہیں کہ:

روایت حدیث میں راست باز اور پختہ تھے۔ (تہذیب الکمال للمزی:۲۶۷۰)

۳..... امام ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمہ اللہ (م:۳۰۳ھ) نے فرمایا کہ:

سیار رحمہ اللہ ثقہ ہیں۔ (ایضاً)

۷۔امام ابو اسامہ زید بن ابی انیسہ غنویؒ:

امام ابواسامہ زید بن ابی انیسہ غنوی رحمہ اللہ صحیحین (بخاری و مسلم) اور سنن اربعہ (نسائی، ابن ماجہ، ترمذی اور ابوداود) کے راوی ہیں، آپ کے متعلق ائمہ حدیث کے چند توثیقی اقوال درج ذیل ہیں:

۱..... امام ابوزکریا یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (م:۲۳۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

زید رحمہ اللہ ثقہ ہیں۔ (تاریخ ابن معین:۳۳۸)

۲..... امام ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمہ اللہ (م:۳۰۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

زید رحمہ اللہ میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ (تہذیب الکمال:۲۰۸۹)

۳..... امام ابوالحسن عجلی رحمہ اللہ (م:۲۶۱ھ) بھی ثقہ کہتے ہیں۔ (تاریخ الثقات: ۲۸۲)

۸۔امام عبیداللہ بن عمرو اسدی رقیؒ:

امام عبیداللہ بن عمرو بن ابو الولید اسدی رقی رحمہ اللہ بھی کتب صحاح ستہ کے ثقہ وراست باز راوی ہیں، آپ کے متعلق محدثین کے چند توثیقی اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

۱..... امام ابوالحسن عجلی رحمہ اللہ (م:۲۶۱ھ) فرماتے ہیں کہ:

عبیداللہ رحمہ اللہ ثقہ ہیں۔ (تاریخ الثقات: ۱۰۶۷)

۲..... امام ابوزکریا یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (م: ۲۳۳ھ) نے فرمایا کہ:

عبیداللہ رحمہ اللہ ثقہ راوی ہیں۔ (الجرح والتعدیل للرازی: ۱۵۵۱)

۳..... امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (م: ۲۷۷ھ) فرماتے ہیں کہ:

آپ درست حدیثیں نقل کرنے والے، ثقہ راست باز راوی تھے۔ (الجرح والتعدیل للرازی: ۱۵۵۱)

۹۔ امام ابو یحییٰ زکریا بن عدیؒ:

امام ابویحییٰ زکریا بن عدی بن رزیق رحمہ اللہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ وغیرہ کے راوی ہیں، آپ کے بارے میں اہل علم کے چند اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

۱..... امام ابوالحسن عجلی رحمہ اللہ (م: ۲۶۱ھ) لکھتے ہیں کہ:

زکریا رحمہ اللہ ثقہ اور ایک نیک شخص تھے۔ (تاریخ الثقات للعجلی: ۴۶۱)

۲..... حافظ ابن حبان رحمہ اللہ (م: ۳۵۴ھ) نے بھی آپ کو ثقہ راویوں میں ذکر کیا ہے۔ (الثقات: ۱۳۲۹۲)

۳..... امام ابوزکریا یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (م: ۲۳۳ھ) نے فرمایا کہ:

آپ میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ (تہذیب الکمال: ۱۹۹۴)

۱۰۔ امام ابو عبداللہ احمد بن عثمان کوفیؒ:

امام ابوعبداللہ احمد بن عثمان بن حکیم اودی کوفی رحمہ اللہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی

اور سنن ابن ماجہ وغیرہ کے ثقہ راست باز راوی ہیں، چند اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

۱..... امام ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمہ اللہ (م:۳۰۳ھ) نے فرمایا کہ:

احمد رحمہ اللہ ثقہ ہیں۔ (تہذیب الکمال:۸۰)

۲..... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (م:۸۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ:

آپ ثقہ ہیں۔ (تقریب التہذیب:۷۹)

۳..... حافظ ابن حبان رحمہ اللہ (م:۳۵۴ھ) نے بھی آپ کو ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے۔ (الثقات:۱۲۱۶۲)

۱۱۔امام ھشیم بن بشر واسطیؒ:

امام ہشیم بن بشیر بن قاسم بن دینار سلمی واسطی رحمہ اللہ صحیحین اور سنن اربعہ وغیرہ کے ثقہ راست باز راوی ہیں، آپ کے متعلق چند اقوال حاضر خدمت ہیں۔

۱..... امام ابوالحسن عجلی رحمہ اللہ (م:۲۶۱ھ) نے فرمایا کہ:

ہشیم رحمہ اللہ ثقہ ہیں۔ (تاریخ الثقات:۱۷۴۵)

۲..... امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (م:۲۷۷ھ) نے فرمایا کہ:

ہشیم رحمہ اللہ ثقہ راوی ہیں۔ (الجرح والتعدیل للرازی:۴۸۶)

۳..... حافظ ابن سعد رحمہ اللہ (م:۲۳۰ھ) نے فرمایا کہ:

ہشیم رحمہ اللہ ایک ثقہ اور کثیر الحدیث راوی تھے۔ (تہذیب الکمال:۶۵۹۸)

خلاصة البحث:

مذکورہ بالا تحقیق سے معلوم ہوا کہ اس حدیث کے راوی ثقہ وصدوق ہیں اور اس کی سند

تغلیباً بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے حتیٰ کہ غالی غیر مقلد احمد شاکر نے بھی اس کی سند کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ (دیکھئے: مسند احمد بتحقیق الشاکر: ۷۱۲۸)

حضرت سیدنا ابو ہریرہؓ کی دوسری حدیث

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَلِيْلِي الصَّادِقُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَكُوْنُ فِيْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْثٌ إِلَى السِّنْدِ وَالْهِنْدِ فَإِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُ فَاسْتُشْهِدْتُ فَذٰلِكَ وَإِنْ أَنَا فَذَكَرَ كَلِمَةً رَجَعْتُ وَأَنَا أَبُوْهُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ قَدْ أَعْتَقَنِيْ مِنَ النَّارِ. (مسند الامام احمد بن حنبل: ۸۸۲۳)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کیا کہ میرے جگری دوست رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے بیان کیا کہ: "اس امت میں سندھ اور ہند کی طرف لشکروں کی روانگی ہوگی۔" اگر مجھے اس مہم میں شرکت کا موقع ملا اور میں (اس میں) شہید ہوگیا تو بہتر، اور اگر زندہ واپس آ گیا تو پھر میں (آپ کی پیش گوئی کے مطابق آگ سے) آزاد ابو ہریرہ ہوں گا۔

اسانید الحدیث:

اس حدیث کی چند سندیں ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ حدثنا یحیی بن اسحاق أخبرنا البراء عن الحسن عن أبی ہریرة قال حدثنی خلیلی الصادق رسول اللہ ﷺ........الحدیث. (مسند احمد بن حنبل: ۸۸۲۳)

۲۔ نا محمد بن الجنید نا یحیی بن اسحاق السالحینی نا البراء بن عبداللہ الغنوی عن الحسن عن أبی ہریرة قال حدثنی خلیلی

الصادق.......الحدیث. (معجم ابن الأعرابی: ۱۰۲)

تحقیق الحدیث:

اس حدیث کے راویوں کا مختصر سا تعارف درج ذیل ہے:

۱۔امام ابوزکریا یحییٰ بن اسحاق بجلیؒ:

امام ابوزکریا یحییٰ بن اسحاق بجلی سالحینی رحمہ اللہ صحیح مسلم، سنن ابی داود، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور سنن ترمذی وغیرہ کے ثقہ اور راست باز راوی ہیں، آپ کی توثیق وتعدیل کے چند حوالے درج ذیل ہیں:

۱..... حافظ ابن سعد رحمہ اللہ (م:۲۳۰ھ) فرماتے ہیں کہ:

یحییٰ رحمہ اللہ ثقہ حافظ الحدیث ہیں۔ (تہذیب الکمال:۶۷۸۱)

۲..... امام ابوزکریا یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (م:۲۳۳ھ) نے فرمایا:

یحییٰ رحمہ اللہ راست باز تھے۔ (ایضاً)

۳..... امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (م:۸۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ:

آپ راست باز راوی تھے۔ (تقریب التہذیب:۷۴۹۹)

۲۔امام براء بن عبداللہ غنویؒ:

دوسرے راوی امام ابویزید براء بن عبداللہ بن یزید غنوی بصری قاضی رحمہ اللہ مختلف فیہ راوی ہیں، امام ابوداود رحمہ اللہ (م:۲۷۵ھ) فرماتے ہیں کہ: ''براء رحمہ اللہ میں کوئی خرابی نہیں ہے۔'' (تہذیب التہذیب:۷۸۶) ایک قول کے مطابق امام بزار رحمہ اللہ (م:۲۹۲ھ) اور امام ابوزکریا یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (م:۲۳۳ھ) نے بھی کہا ہے

کہ براء رحمہ اللہ میں کوئی خرابی نہیں ہے۔(تہذیب التہذیب: ۷۸۶، میزان الاعتدال: ۱۱۴۰) جبکہ دیگر بعض اہل علم نے ان پر جرح کی ہے مگر اس حدیث کے متعدد شواہدات ومؤیدات پائے جاتے ہیں لہٰذا یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

۳۔امام ابو سعید حسن بصریؒ:

تیسرے راوی امام ابوسعید حسن بن ابی الحسن بصری رحمہ اللہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن ترمذی اور سنن ابی داود وغیرہ کے راوی ہونے کے علاوہ جلیل القدر ثقہ بالاجماع تابعی ہیں، آپ کے متعلق چند توثیقی اقوال درج ذیل ہیں:

۱.....امام ابوالحسن العجلی رحمہ اللہ (م:۲۶۱ھ) لکھتے ہیں کہ:

حسن بصری رحمہ اللہ ایک متبع سنت، نیک اور ثقہ تابعی ہیں۔(تاریخ الثقات: ۲۷۶)

۲.....امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (م:۸۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ:

آپ ایک ثقہ فقیہ اور مشہور فاضل ہیں۔(تقریب التہذیب: ۱۲۲۷)

۳.....حافظ ابن حبان رحمہ اللہ (م:۳۵۴ھ) نے بھی آپ کو ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے۔(الثقات: ۲۱۰۲)

حسن بصریؒ کا ابوھریرہؓ سے سماع حدیث؟

غامدی گروپ اور دیگر متعدد غیر مقلد علماء نے اس حدیث کو یہ کہہ کر ضعیف قرار دے دیا ہے کہ اس حدیث کو حسن بصری رحمہ اللہ نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے جبکہ حسن بصری رحمہ اللہ کا سماع حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت

نہیں ہے اور بعض غیر مقلدین نے تہذیب التہذیب کی ایک عبارت کے پیش نظر یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنن نسائی (۳۴۶۱) کی ایک حدیث سنی ہے اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں سنی مگر یہ دونوں مؤقف غلط اور مردود ہیں کیونکہ امام حسن بصری رحمہ اللہ کی حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات اور سماع ثابت ہے اور آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنن نسائی کی حدیث کے علاوہ بھی بہت ساری حدیثیں سنی ہیں، اختصار کے پیش نظر چند حدیثیں ملاحظہ فرمائیں:

۱۔أخبرنا أبو اسحاق بن ابراهيم قال أنبأنا المخزومي وهو المغيرة بن سلمة قال حدثنا وهيب عن أيوب عن الحسن عن أبي هريرة عن النبي ﷺ أنه قال: المنتزعات والمختلعات هن المنافقات. قال الحسن: لم أسمعه من غير أبي هريرة. (سنن النسائي: ۳۴۶۱، السنن الكبرى للنسائي: ۵۶۲۶)

جناب حسن بصری رحمہ اللہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے آپ کو خاوند سے چھڑانے والی اور طلاق کا مطالبہ کرنے والی عورتیں منافق ہیں۔'' حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میں نے اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی سے نہیں سنا۔

اس حدیث کے راویوں کا مختصر سا تعارف درج ذیل ہے:

☆ جناب امام ایوب بن ابی تمیمہ کیسان سختیانی بصری رحمہ اللہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ اور سنن ابی داود کے ثقہ، ثبت حجہ راوی ہیں۔ (تقریب التہذیب: ۶۰۵)

☆ امام ابوبکر وہیب بن خالد بن عجلان باہلی بصری رحمہ اللہ صحیحین اور سنن اربعہ کے ثقہ راوی ہیں۔ (تاریخ الثقات للعجلی: ۱۷۸۷)

☆ امام ابو ہشام مغیرہ بن سلمہ قرشی مخزومی رحمہ اللہ صحیح مسلم، سنن نسائی، سنن ابی داود، سنن ابن ماجہ اور تعلیقاً صحیح بخاری کے ثقہ اور مضبوط راوی ہیں۔ (تقریب التہذیب: ۶۸۳۸)

☆ امام ابو محمد اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن راہویہ حنظلی مروزی رحمہ اللہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داود، سنن ترمذی اور سنن نسائی کے ثقہ حافظ مجتہد راوی ہیں۔ (تقریب: ۳۳۲)

معلوم ہوا کہ یہ حدیث بلحاظ سند بلا غبار بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور حسن بصری رحمہ اللہ کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کے ثبوت کی زبردست دلیل ہے۔ نیز غالی غیر مقلد زبیر علی زئی اور ناصر الدین البانی نے بھی اس حدیث مبارکہ کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ (دیکھئے: سنن النسائی بتحقیق الزبیر: ۳۴۹۱، وسنن النسائی بتحقیق الالبانی: ۳۴۶۱)

۲۔ حدثنا أبو داود قال حدثنا عباد بن راشد قال حدثنا الحسن قال حدثنا أبو هريرة ونحن اذ ذاک بالمدينة قال: يجيئ الاسلام يوم القيامة فيقول الله عزوجل: أنت الاسلام وأنا السلام، اليوم بک أعطي وبک آخذ. (مسند أبي داود الطيالسي: ۲۵۹۴)

امام حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے حدیث بیان کی جبکہ اس وقت ہم مدینہ منورہ میں تھے۔۔۔۔۔۔۔۔ الحدیث۔

اس حدیث کے راویوں کا مختصر سا تعارف درج ذیل ہے:

☆امام عباد بن راشد تمیمی بصری بزاز رحمہ اللہ صحیح بخاری، سنن ابی داود، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کے ثقہ راوی ہیں۔ (تاریخ الثقات للعجلی: ۷٦۰)

☆امام ابوداود سلیمان بن داود طیالسی رحمہ اللہ بھی صحیح مسلم، سنن اربعہ اور تعلیقاً صحیح بخاری کے ثقہ راوی ہیں۔ (تہذیب الکمال: ۲۵۰۷)

معلوم ہوا کہ اس حدیث کی سند بھی بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور یہ حدیث بھی حسن بصری رحمہ اللہ کی حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات اور سماع کے ثبوت پر واضح دلیل ہے۔

۳۔حدثنا عقبة بن مکرم حدثنا یونس حدثنا عباد بن راشد عن الحسن قال حدثنا أبوهريرة ونحن اذ ذاک بالمدينة أن رسول الله ﷺ قال: تعرض الأعمال يوم القيامة.....الحديث۔(مسند أبي يعلى الموصلي: ۶۲۳۱)

حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا کہ ہم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی جبکہ اس وقت ہم مدینہ منورہ میں تھے............ الحدیث۔

اس حدیث کے راویوں کا بھی مختصر سا تعارف حاضر خدمت ہے۔

☆امام عباد بن راشد تمیمی بصری بزاز رحمہ اللہ صحیح بخاری، سنن ابی داود، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کے ثقہ راوی ہیں۔ (تاریخ الثقات للعجلی: ۷٦۰)

☆امام ابوبکر یونس بن بکیر بن واصل شیبانی رحمہ اللہ رحمہ اللہ صحیح مسلم، سنن ابی داود، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ اور تعلیقاً صحیح بخاری کے ثقہ راوی ہیں۔ (تہذیب الکمال: ۱۷۱۷)

☆امام ابو مکرم عقبہ بن مکرم بن عقبہ ضبی ہلالی کوفی رحمہ اللہ بھی ایک ثقہ راوی ہیں۔(تہذیب الکمال:۳۹۸۹)

معلوم ہوا اس حدیث کی سند بھی بلا غبار صحیح ہے۔

۴۔اسحاق بن أبی اسرائیل حدثنا حجاج بن محمد عن هشام بن زیاد عن الحسن قال سمعت أباهريرة يقول قال رسول اللهﷺ: من قرأ يس في ليلة أصبح مغفورا له. (مسند أبي يعلى الموصلي: ۶۲۲۴)

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ کو سنا، وہ حدیث بیان کرر ہے تھے کہ: رسول اللہﷺ نے فرمایا..... الحدیث۔

اس حدیث کے تمام راوی بالاتفاق ثقہ ہیں سوائے ہشام بن زیاد کے، اور ہشام بن زیاد رحمہ اللہ ایک متکلم فیہ راوی ہیں بعض حضرات نے ثقہ جبکہ دیگر بعض حضرات نے جرح کی ہے مگر ان کی کتب صحاح ستہ کے ثقہ بالاجماع راوی جناب محمد بن جحادہ رحمہ اللہ نے متابعت کر رکھی ہے۔(دیکھئے: سنن دارمی: ۳۴۶۰) حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (م:۷۷۴ھ) لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی سند عمدہ ہے۔(تفسیر ابن کثیر: فاطر:۴۵)

۵۔أخبرنا مسلم بن ابراهيم قال حدثنا أبو هلال محمد بن سليم قال سمعت الحسن يقول كان موسى نبي اللهﷺ لا يغتسل الا مستترا قال فقال له عبدالله بن بريدة ياأباسعيد ممن سمعت هذا؟ قال سمعته من أبي هريرة. (الطبقات الكبرى لابن سعد: ۳۰۵۵)

ابو ہلال محمد بن سلیم رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے حسن رحمہ اللہ کو سنا، وہ بیان کرر ہے تھے کہ اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام بغیر پردے کے غسل نہیں کرتے تھے۔عبداللہ

بن بریدہ رحمہ اللہ نے پوچھا کہ اے ابوسعید! تو نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ تو حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: میں نے یہ حدیث حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔

اس حدیث کے راویوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

☆ امام ابوعمرو مسلم بن ابراہیم ازدی فراہیدی بصری رحمہ اللہ صحیحین (بخاری و مسلم) اور سنن اربعہ کے ثقہ راوی ہیں۔ (تاریخ الثقات للعجلی: ۱۵۶۷)

☆ امام ابوہلال محمد بن سلیم راسبی بصری رحمہ اللہ بھی سنن اربعہ اور تعلیقاً صحیح بخاری کے فی نفسہ ثقہ راوی ہیں۔ (ملخصاً: تہذیب الکمال: ۵۲۵۶)

معلوم ہوا کہ یہ حدیث بھی صحیح ہے۔

۶۔ أخبرنا سليم بن ابراهيم قال حدثنا ربيعة بن كلثوم قال سمعت رجلا قال للحسن: ياأباسعيد يوم الجمعة لثق وطين ومطر فابى عليه الحسن الا الغسل فلما أبى عليه قال الحسن حدثنا أبوهريرة قال عهدالى رسول الله ﷺ ثلاثا: الغسل يوم الجمعة والوتر قبل النوم وصيام ثلاثة أيام من كل شهر. (الطبقات الكبرى لابن سعد: ۳۰۵۵)

.... حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا کہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ .... الحدیث۔

اس حدیث کے راویوں کا مختصر سا تعارف درج ذیل ہے:

☆ امام ابوعمرو مسلم بن ابراہیم ازدی فراہیدی بصری رحمہ اللہ کتب صحاح ستہ کے ثقہ راوی ہیں۔ (تاریخ الثقات للعجلی: ۱۵۶۷)

☆امام ربیعہ بن کلثوم بن جبر بصری رحمہ اللہ صحیح مسلم، سنن نسائی اور ادب المفرد للبخاری وغیرہ کے ثقہ راوی ہیں۔(الکاشف:۱۵۵۶)

اس حدیث کی سند بھی بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے،اختصار کے پیش نظر صرف انہی روایات پر ہی اکتفاء کیا جاتا ہے۔

یہ چھ صحیح ترین وثابت شدہ حدیثیں اس بات کی پختہ اور واضح دلیل ہیں کہ حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیثیں سنی ہیں اور جو حضرات سماع کے قائل نہیں ہیں کہ ان کا مؤقف از روئے دلائل غلط و مردود ہے حتیٰ کہ غالی غیر مقلد محمد امین نے بھی لکھا ہے کہ:

راجح اور صحیح بات یہ ہے کہ ان (حسن بصری) کا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔(دیکھئے: مترجم سنن النسائی بفوائد الامین: ج ۵ ص ۳۳۷ برقم:۳۴۹۱)

کیا حسن بصریؒ نے تدلیس کی ہے؟:

مزید برآں بعض غیر مقلد علماء اور غامدی گروپ کے افراد نے حسن بصری رحمہ اللہ پر تدلیس کا الزام بھی لگایا ہے مگر ان کی تدلیسی گاڑی بھی یہاں نہیں چل سکتی کیونکہ غزوہ ہند کی یہ حدیث امام حسن بصری رحمہ اللہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کرنے میں اکیلے نہیں ہیں بلکہ ان کی امام جبر بن عبیدہ رحمہ اللہ اور امام کنانہ بن نبیہ رحمہ اللہ نے متابعت کر رکھی ہے۔(دیکھئے: سنن النسائی:۳۱۷۳،الجہاد لابن ابی عاصم:۲۹۱)اور متابعت سے تدلیس کا الزام رفع ہو جاتا ہے۔چنانچہ غیر مقلد زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں کہ:

مدلس کی اگر معتبر متابعت ثابت ہو جائے تو اس کی روایت قوی ہو جاتی ہے۔(بلفظہ نور العینین: ص ۱۳۹)

زبیر علی زئی صاحب ایک دوسری جگہ مزید لکھتے ہیں کہ:

مدلس راوی کی اگر معتبر متابعت یا قوی شاہد مل جائے تو بھی تدلیس کا الزام ختم ہو جاتا ہے۔(نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام: ص ۳۷)

الغرض چونکہ اس حدیث میں امام حسن بصری رحمہ اللہ کے متابع موجود ہیں اس لئے اس حدیث پر حسن بصری رحمہ اللہ کی تدلیس کا الزام بھی غلط و مردود ہے۔

خلاصة البحث:

مذکورہ بالا تحقیق سے واضح ہو گیا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث حسن درجہ کی ہے اور قابل حجت ہے۔

فوائد:

☆ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر لڑنے والی جماعت تو ایک ہی ہوگی مگر ہندوستان پر حملہ کرنے والی جماعتیں بہت سی ہیں۔غزوہ ہند کی حدیثیں مسلمانوں کی ہر اس جماعت پر صادق آتی ہیں جو ہندوستان پر حملہ کرے۔چنانچہ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

ان دونوں حدیثوں میں جو فضائل غزوہ ہند کے ارشاد فرمائے گئے ہیں اس میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستان پر جہاد تو پہلی صدی ہجری سے لے کر آج تک مختلف زمانوں میں ہوتے رہے ہیں اور سب سے پہلے سندھ کی طرف سے محمد بن قاسم رحمہ

اللہ کا جہاد ہے جس میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اکثر تابعین کی شرکت نقل کی جاتی ہے۔تو کیا اس سے مراد صرف پہلا جہاد ہے یا جتنے جہاد ہو چکے ہیں یا آئندہ ہوں گے وہ سب اس میں شامل ہیں؟ الفاظ حدیث میں غور کرنے سے حاصل یہی معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ حدیث کے عام ہیں اس کو کسی خاص جہاد کے ساتھ مخصوص ومقید کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔اس لیے جتنے جہاد مختلف زمانوں میں ہوتے رہے وہ بھی اور مسلمانوں کا حالیہ جہاد بھی اور آئندہ جو جہاد ہندوستان کے کفار کے خلاف ہوگا وہ سب اس عظیم الشان بشارت میں شامل ہیں۔واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔(ملخصاً: رسالہ جہاد:ص ۵۸ ادارہ اسلامیات)

امام اہل سنت شیخ محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

مختلف زمانوں میں متعدد غازیوں نے ہندوستان کے ساتھ جہاد کیا جو سب اس حدیث کی بشارت کے بحمد اللہ تعالیٰ مستحق ہیں اور اس وقت بھی ہندوستان کے خلاف لڑنے والے مجاہدین اسلام اس صحیح پیش گوئی کے حقدار ہیں کیونکہ اس وقت ہندوستانی فوجیں اور جنگجو حکام اپنی تعداد اور اسلحہ کی کثرت کے گھمنڈ میں جو مظالم نہتے مسلمانوں پر روا رکھ رہے ہیں اور زندہ مسلمانوں کو جلا رہے ہیں جن میں معصوم بچے اور صنف نازک (عورتیں) بیشتر ہیں اور جس طرح ان کے املاک کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے مسلمانوں کے لیے ایک بہت بڑا المیہ ہے اور اس جہاد میں شرکت ان کی مذہبی غیرت کا اولین تقاضا ہے۔مجاہدین اسلام کی جس جماعت نے کشمیر مشرقی پاکستان اور دیگر علاقوں کے مظلوم مسلمانوں کو آزادی حاصل کرنے اور اس کو برقرار رکھنے کی خاطر ہندوستان سے جہاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا صلہ ان کو یوں عطا فرمائیں گے کہ ان کو جہنم کی

آگ سے رہائی اور آزادی کا پروانہ مرحمت فرمائیں گے بلکہ اس کا وعدہ وہ کر چکے ہیں اب ضرورت قدم بڑھانے کی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ!

اٹھیں تو گردش دوراں قدم بوسی کو حاضر ہو

بڑھیں تو لشکر کفار پر تیغ رواں ہم ہیں۔ (شوق جہاد: ص۲۶)

☆ امویہ اور عباسیہ کے دور حکومت میں غزوہ ہند کی شروعات ہوئیں اور پھر ہندوستان پر انگریزی راج کے دوران بھی یہ جہاد جاری رہا اور آج تقسیم ہند کے بعد بھی جاری وساری ہے اور ان شاء اللہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ مجاہدین سرزمین ہندوستان سے کفار کا قبضہ وتسلط ختم کر کے اسلامی حکومت قائم نہ کر دیں۔

☆ ہندوستان پر محمد بن قاسم رحمہ اللہ کا حملہ تو مشہور ہے، چوتھی صدی ہجری میں محمود غزنوی رحمہ اللہ نے بھی زبردست حملے کیے تھے۔ سومنات کا مندر اور بڑے بت کا واقعہ زبان زدعام ہے جس کی بناء پر محمود غزنوی رحمہ اللہ کو بجا طور پر بت شکن کا لقب وخطاب دیا گیا۔ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً وَّاسِعَةً.

☆ یہ حدیثیں واضح طور پر بتا رہی ہیں کہ غزوہ ہندوستان میں جہاد صرف دفاع تک محدود نہیں ہوگا بلکہ ہندوستان پر حملہ آوری اور پیش قدمی ہوگی اور مجاہدینِ اسلام ہندوستان میں گھس کر کفار سے جنگ کریں گے۔

☆ یہ بھی معلوم ہوا کہ جہاد دفاعی ہونے کے ساتھ ساتھ اقدامی بھی ہے بعض لوگوں کا اقدامی جہاد کا انکار کرنا درست نہیں۔ اسلام کی نظر میں دونوں (دفاعی واقدامی) جہاد مطلوب ہیں، اور یہ دونوں قسموں کا جہاد پہلے بھی ہوا اور اب بھی ہو رہا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔

☆جو شخص ہندوستان پر ہونے والے جہاد میں شہید ہو جائے گا تو وہ بہترین شہیدوں میں سے شمار ہوگا اور اگر زندہ بچ گیا تو جہنم سے آزادی کا پروانہ اس کے پاس ہوگا۔

حضرت سیدنا ثوبانؓ کی حدیث

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِیْ حَرَّرَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ : عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. (سنن النسائی: ۳۱۷۵)

رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیا ہے ایک وہ گروہ جو ہندوستان کے ساتھ جہاد کرے گا اور دوسرا گروہ وہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ (مل کر دجال کے مقابلے میں صف آراء) ہوگا۔''

اسانید الحدیث:

اس حدیث کی چند سندیں ملاحظہ فرمائیں:

۱۔أخبرنی محمد بن عبدالله بن عبدالرحيم قال حدثنا أسد بن موسى قال حدثنا بقية قال حدثنی أبوبكر الزبيدی عن أخيه محمد بن الوليد عن لقمان بن عامر عن عبد الأعلى بن عدی البهرانی عن ثوبان مولى رسول الله ﷺ قال قال رسول الله ﷺ.......الحديث. (سنن النسائی: ۳۱۷۵)

۲۔حدثنا أبو النضر حدثنا بقية حدثنا عبدالله بن سالم و أبوبكر بن الوليد الزبيدی عن محمد بن الوليد الزبيدی عن لقمان بن عامر الوصابی عن

عبدالأعلی بن عدی البهرانی عن ثوبان مولی رسول اللهﷺ عن النبیﷺ قال عصابتان.......الحدیث. (مسند احمد بن حنبل: ۲۲۳۹۶)

۳۔حدثنا هشام بن عمار قال حدثنا الجراح بن ملیح البهرانی قال حدثنا محمد بن الولید الزبیدی عن لقمان بن عامر عن عبد الأعلی البهرانی عن ثوبان مولی رسول اللهﷺ قال قال رسول اللهﷺ: عصابتان.......الحدیث. (الجهاد لأبن ابی عاصم: ۲۸۸)

۴۔حدثنا محمد بن أبی زرعة نا هشام بن عمار نا الجراح بن ملیح البهرانی عن محمد بن الولید الزبیدی عن لقمان بن عامر الوصابی عن عبدالأعلی بن عدی البهرانی عن ثوبان مولی رسول اللهﷺ قال: قال رسول اللهﷺ عصابتان......الحدیث. (المعجم الاوسط للطبرانی: ۶۷۴۱)

۵۔حدثنا محمد بن أبی زرعة الدمشقی ثنا هشام بن عمار ثنا الجراح بن ملیح عن الزبیدی ح وحدثنا خیر بن عرفة ثنا حیوة بن شریح ثنا بقیة عن عبدالله بن سالم عن الزبیدی حدثنی لقمان بن عامر حدثنی عبدالأعلی بن عدی البهرانی عن ثوبان قال: قال رسول اللهﷺ عصابتان....الحدیث. (مسند الشامیین للطبرانی: ۱۸۵۱)

۶۔أخبرنا أبوسعد أحمد بن محمد المالینی أنبأأبوأحمد بن عدی الحافظ ثنا محمد بن الحسن بن قتیبة وجعفر بن أحمد بن عاصم قالا: ثنا هشام بن عمار ثنا الجراح بن ملیح البهرانی ثنا محمد بن الولید الزبیدی عن لقمان بن عامر عن عبدالأعلی بن عدی البهرانی عن ثوبان مولی رسول اللهﷺ قال قال رسول اللهﷺ....الحدیث. (السنن الکبری للبیهقی: ۱۸۶۰۰)

۷۔سلیمان حدثنا الجراح بن ملیح حدثنا الزبیدی عن لقمان بن عامر عن عبد الأعلی بن عدی البهرانی عن ثوبان عن النبی ﷺ......الحدیث. (التاریخ الکبیر للبخاری: ۱۷۴۷)

۸۔حدثنا محمد بن الحسن بن قتیبة وجعفر بن أحمد بن عاصم قالا: حدثنا هشام بن عمار حدثنا الجراح بن ملیح البهرانی حدثنا محمد بن الولید الزبیدی عن لقمان بن عامر الأوصابی عن عبدالأعلی بن عدی البهرانی عن ثوبان مولی رسول الله ﷺ قال قال رسول الله ﷺ......الحدیث. (الکامل لأبن عدی: ۳۵۱)

۹۔أخبرنا أبوالفرج بن قدامة وأبوالغنائم بن علان وأحمد بن شیبان قالوا: أخبرنا حنبل بن عبدالله قال أخبرنا أبوالقاسم ابن الحصین قال أخبرنا أبوعلی بن المذهب قال أخبرنا أبوبکر بن مالک قال حدثنا عبدالله بن أحمد قال حدثنی أبی قال حدثنا أبوالنضر قال حدثنا بقیة قال حدثنا عبدالله بن سالم وأبوبکر بن الولید الزبیدی عن محمد بن الولید الزبیدی عن لقمان بن عامر الوصابی عن عبدالأعلی بن عدی البهرانی عن ثوبان مولی رسول الله ﷺ عن النبی ﷺ قال......الحدیث. (تهذیب الکمال: ۴۲۶۱)

تحقیق الحدیث:

یہ حدیث سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے عبدالاعلی بن عدی بہرانی رحمہ اللہ نے اور اس سے لقمان بن عامر رحمہ اللہ نے اور اس سے محمد بن ولید زبیدی رحمہ اللہ نے روایت ہے۔

محمد بن ولید زبیدی رحمہ اللہ سے ابوبکر بن ولید زبیدی رحمہ اللہ، عبداللہ بن سالم رحمہ اللہ، اور جراح بن ملیح رحمہ اللہ (تین راویوں) نے روایت کی ہے۔

اور جراح بن ملیح رحمہ اللہ سے ہشام بن عمار رحمہ اللہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

اس کے راویوں کا مختصر سا تعارف درج ذیل ہے:

۱۔امام عبدالاعلی بن عدی بھرانیؒ:

امام عبدالاعلی بن عدی بہرانی حمصی قاضی رحمہ اللہ سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ وغیرہ کے راوی ہونے کے علاوہ جلیل القدر تابعی ہیں، آپ کے متعلق ائمہ حدیث کے چند توثیقی اقوال درج ذیل ہیں:

۱..... حافظ ذہبی رحمہ اللہ (م:۷۴۸ھ) لکھتے ہیں کہ:

عبدالاعلی رحمہ اللہ ثقہ ہیں۔(الکاشف:۳۰۷۹)

۲..... امام احمد بن عبداللہ خزرجی رحمہ اللہ (م:۹۲۳ھ) لکھتے ہیں کہ:

عبدالاعلی رحمہ اللہ کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔(خلاصہ تذہیب تہذیب الکمال: ج اص ۲۲۰)

۳..... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (م:۸۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ:

آپ ثقہ ہیں۔(تقریب:۳۷۳۵)

۴..... امام حافظ ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۴ھ) نے بھی آپ کو ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے۔(الثقات لابن حبان:۴۱۹۰) اور ایک مقام پر آپ کو ''شیخ صالح'' قرار دیا ہے۔(مشاہیر علماء الامصار:۸۹۴)

۲۔امام ابو عامر لقمان وصابیؒ:

امام ابو عامر لقمان بن عامر وصابی شامی حمصی رحمہ اللہ سنن ابی داود اور سنن نسائی وغیرہ کے جلیل القدر ثقہ تابعی راوی ہیں، چند اقوال ملاحظہ فرمائیں:

۱..... امام ابوالحسن عجلی رحمہ اللہ (م:۲۶۱ھ) لکھتے ہیں کہ:

لقمان رحمہ اللہ ثقہ تابعی ہیں۔(تاریخ الثقات:۱۴۲۹)

۲..... امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (م:۲۷۷ھ) فرماتے ہیں کہ:

لقمان رحمہ اللہ کی حدیثیں لکھی جائیں گی۔(الجرح والتعدیل للرازی:۱۰۳۴)

۳..... حافظ ابن حبان رحمہ اللہ (م:۳۵۴ھ) نے لقمان رحمہ اللہ کو ثقہ راویوں میں ذکر کیا ہے۔(الثقات لابن حبان:۵۱۵۰)

۴..... حافظ ذہبی رحمہ اللہ (م:۷۴۸ھ) لکھتے ہیں کہ:

آپ راست باز راوی ہیں۔(میزان الاعتدال:۶۹۸۶)

۵..... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ:

آپ راست باز راوی ہیں۔(تقریب:۵۶۷۹)

۳۔امام ابو الهذیل محمد بن ولیدؒ:

امام ابوالہذیل محمد بن ولید بن عامر زبیدی حمصی قاضی رحمہ اللہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داود، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کے ثقہ بالاجماع راوی ہیں، چند حوالے ملاحظہ فرمائیں:

۱..... امام علی بن المدینی رحمہ اللہ (م:۲۳۴ھ) فرماتے ہیں کہ:

محمد بن ولید رحمہ اللہ ثقہ ہیں۔(تہذیب الکمال:۵۶۷۳)

۲.....امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

ابن ولید رحمہ اللہ ثقہ ہیں۔(ایضاً)

۳.....امام ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمہ اللہ(م:۳۰۳ھ) بھی ثقہ کہتے ہیں۔(ایضاً)

۴.....حافظ ابن سعد رحمہ اللہ(م:۲۳۰ھ) فرماتے ہیں کہ:

ابن ولید رحمہ اللہ ان شاء اللہ ثقہ راوی ہیں۔(ایضاً)

۵.....حافظ ابن سعد رحمہ اللہ(م:۳۵۴ھ) لکھتے ہیں کہ:

ابن ولید رحمہ اللہ "حافظ متقن فقیہ" ہیں۔(الثقات لابن حبان:۱۰۴۹۷)

۶.....امام ابوالحسن عجلی رحمہ اللہ(م:۲۶۱ھ) لکھتے ہیں کہ:

آپ ثقہ ہیں۔(تاریخ الثقات للعجلی:۱۵۱۲)

۷.....حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ(۸۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ:

آپ مضبوط ثقہ راوی ہیں۔(تقریب:۶۳۷۲)

٤۔امام ابو یوسف عبداللہ بن سالمؒ:

امام ابو یوسف عبداللہ بن سالم اشعری وحاظی مکھی حمصی رحمہ اللہ صحیح بخاری، سنن ابی داود اور سنن نسائی کے راوی ہیں، آپ کی توثیق وتعدیل کے حوالے حاضر خدمت ہیں:

۱.....امام ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمہ اللہ(م:۳۰۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

عبداللہ بن سالم رحمہ اللہ میں کوئی خرابی نہیں ہے۔(تہذیب الکمال:۳۲۸۵)

۲..... حافظ ابن حبان رحمہ اللہ (م:۳۵۴ھ) نے ابن سالم رحمہ اللہ کو ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے۔(الثقات لابن حبان:۱۳۷۲۵)

۳..... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (م:۸۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ:

آپ ثقہ ہیں۔(تقریب:۳۳۳۵)

۴..... حافظ ذہبی رحمہ اللہ (م:۷۴۸ھ) لکھتے ہیں کہ:

آپ راست باز راوی ہیں۔(الکاشف:۲۷۳۶)

۵۔ابو عبدالرحمن جراح بن ملیح بہرانیؒ:

امام ابو عبدالرحمٰن جراح بن ملیح بہرانی حمصی شامی رحمہ اللہ سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کے راوی ہیں، آپ کی توثیق وتعدیل کے چند حوالے درج ذیل ہیں:

۱..... امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (م:۲۷۷ھ) فرماتے ہیں کہ:

جراح رحمہ اللہ "صالح الحدیث" راوی ہیں۔(الجرح والتعدیل للرازی: ۲۱۷۶)

۲..... حافظ ابن عدی رحمہ اللہ (م:۳۶۵ھ) لکھتے ہیں کہ:

جراح رحمہ اللہ اہل شام میں مشہور تھے، ان میں اور ان کی روایات میں کوئی خرابی نہیں ہے، ان سے درست عمدہ حدیثیں منقول ہیں۔(الکامل لابن عدی:۳۵۱)

۳..... امام ابو عبدالرحمٰن نسائی رحمہ اللہ (م:۳۰۳) فرماتے ہیں کہ:

جراح رحمہ اللہ میں کوئی خرابی نہیں ہے۔(تہذیب الکمال:۹۱۱)

۴..... حافظ ابن حبان رحمہ اللہ (م:۳۵۴ھ) نے آپ کو ثقہ راویوں میں شمار کیا

ہے۔(الثقات لابن حبان:۷/۱۱۲)

۵..... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (م:۸۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ:

آپ ایک راست باز راوی ہیں۔(تقریب:۹۰۸)

۶۔امام ابو محمد بقیہ بن ولیدؒ:

امام ابو محمد بقیہ بن ولید بن صائد بن کعب کلاعی حمیری حمصی رحمہ اللہ صحیح مسلم، سنن نسائی اور تعلیقاً صحیح بخاری کے راوی ہیں، آپ کے بارے میں فیصلہ کن قول یہی ہے کہ جب آپ ثقہ راویوں سے (یعنی معروف راویوں سے) سماع کی تصریح کر دیں تو آپ جمہور کے نزدیک ثقہ ہیں۔(الکاشف:۶۱۹)

زیر بحث حدیث میں بھی بقیہ بن ولید حمصی حمیری رحمہ اللہ نے سماع کی تصریح کر دی ہے (دیکھئے: مسند احمد:۲۲۳۹۶) اور آپ کے شیخ بھی ثقہ ہیں، لہٰذا آپ کی بیان کردہ یہ حدیث صحیح ہے۔

کیا بقیہ تدلیس تسویہ کے مرتکب تھے؟

غامدی گروپ اور بعض غیر مقلد علماء جیسے ظہیر امن پوری وغیرہ نے لکھا ہے کہ: بقیہ بن ولید تدلیس تسویہ کے مرتکب تھے، لہٰذا سند مسلسل بالسماع ہونی چاہیے۔(دیکھئے: السنہ: ش اص ۳۱ وغیرہ)

مگر یہ مؤقف درست نہیں ہے۔کیونکہ جمہور ائمہ محدثین نے صراحت کی ہے کہ بقیہ رحمہ اللہ جب سماع کی تصریح کر دیں تو ثقہ وصدوق ہیں۔جیسا کہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے کاشف میں صراحت کی ہے، نیز حافظ ابن سعد رحمہ اللہ، امام عجلی رحمہ اللہ، امام

یعقوب بن شیبہ رحمہ اللہ، امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ، امام ابواحمد الحاکم رحمہ اللہ، امام سمعانی رحمہ اللہ اور امام ابن خلفون رحمہ اللہ وغیرہ نے صراحت کی ہے کہ بقیہ رحمہ اللہ جب ثقہ سے روایت کریں تو ثقہ ہیں، ان پر کلام مجہولین سے روایت کرنے کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ (تہذیب التہذیب: ۸۷۸، تہذیب الکمال: ۷۳۸) امام نسائی رحمہ اللہ نے واضح کیا ہے کہ جب بقیہ حدثنا یا اخبرنا کہے تو وہ ثقہ ہیں۔ (ایضاً) امام ماردینی رحمہ اللہ (م: ۷۵۰ھ) ابن الجوزی رحمہ اللہ کا رد کرتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

بقیہ بن ولید رحمہ اللہ راست باز ہیں، اور انہوں نے سماع کی تصریح کردی ہے اور راست باز مدلس جب سماع کی صراحت کردے تو اس پر تدلیس کا الزام ختم ہوجاتا ہے۔ (الجوہر النقی: ج ۱ ص ۱۴۷)

امام ابومحمد الزیلعی رحمہ اللہ (م: ۷۶۲ھ) ابن الجوزی کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

(ابن الجوزی کی) یہ بات قابل غور ہے، اس لیے کہ بقیہ بن ولید رحمہ اللہ نے سماع کی صراحت کردی ہے اور جب راست باز مدلس سماع کی صراحت کردے تو اس پر تدلیس کا الزام ختم ہوجائے گا اور بقیہ بن ولید رحمہ اللہ بھی اسی طرح کے (راست باز مدلس) ہیں۔ (نصب الرایہ: ج ۱ ص ۴۸)

مزید برآں غالی غیر مقلد زبیر علی زئی صاحب بھی لکھتے ہیں کہ:

بقیہ سے تدلیس تسویہ ثابت نہیں ہے۔ (فتح المبین: ص ۶۹)

اسی طرح غیر مقلدین کے اکابرین میں سے ناصر الدین البانی نے بھی دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ بقیہ بن ولید تدلیس تسویہ نہیں کرتے تھے۔ (سلسلہ احادیث

ضعیفہ: ج ۱۲ ص ۱۰۵) لہٰذا بقیہ رحمہ اللہ پر تدلیس کا اعتراض غیر مقلدین کے اکابرین کی نظر میں بھی مردود ہے۔

۷۔امام ابوالنضر ہاشم بن قاسمؒ:

حضرت امام محدث ابوالنضر ہاشم بن قاسم لیثی بغدادی خراسانی رحمہ اللہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن ترمذی اور سنن ابی داود وغیرہ کے ثقہ بالاجماع راوی ہیں، آپ کی توثیق وتعدیل کے چند حوالے حاضر خدمت ہیں:

۱..... امام ابوزکریا یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (م: ۲۳۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

ہشیم رحمہ اللہ ثقہ ہیں۔ (تہذیب الکمال: ۶۵۴۰)

۲..... امام علی بن المدینی رحمہ اللہ (م: ۲۳۴ھ) بھی ثقہ کہتے ہیں۔ (ایضاً)

۳..... حافظ ابن سعد رحمہ اللہ (م: ۲۳۰ھ) فرماتے ہیں کہ: آپ ثقہ ہیں۔ (ایضاً)

۴..... امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (م: ۲۷۷ھ) فرماتے ہیں کہ:

آپ ثقہ ہیں۔ (ایضاً)

۵..... امام ابوالحسن عجلی رحمہ اللہ (م: ۲۶۱ھ) لکھتے ہیں کہ:

آپ ایک مضبوط ثقہ راوی ہیں، اہل بغداد آپ پر فخر کیا کرتے تھے۔ (تاریخ الثقات: ۱۷۱۴)

۶..... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (م: ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ:

آپ ایک مضبوط ثقہ راوی ہیں۔ (تقریب: ۷۲۵۶)

۸۔امام ابوولید ہشام بن عمارؒ:

امام ابو ولید ہشام بن عمار بن نصیر بن میسرہ سلمی دمشقی رحمہ اللہ فی نفسہ ثقہ وراست باز راوی ہیں، آپ کے بارے میں چند اقوال حاضر خدمت ہیں:

۱..... امام ابوزکریا یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (م:۲۳۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

ہشام رحمہ اللہ ثقہ ہیں۔ (تہذیب الکمال:۶۵۸۶)

۲..... امام ابوالحسن العجلی رحمہ اللہ (م:۲۶۱ھ) لکھتے ہیں کہ:

ہشام رحمہ اللہ ایک راست باز راوی ہیں۔

(تاریخ الثقات:۱۷۴۱)

۳..... امام نسائی رحمہ اللہ (م:۳۰۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

آپ میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ (تہذیب الکمال:۶۵۵۶)

۴..... امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (م:۲۷۷ھ) فرماتے ہیں کہ:

آپ ایک راست باز راوی ہیں۔ (الجرح والتعدیل للرازی:۲۵۵)

خلاصة البحث:

مذکورہ بالا تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کی بھی یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں حتیٰ کہ غالی غیر مقلد ناصر الدین نے بھی اس حدیث کو صحیح جبکہ زبیر علی زئی غیر مقلد نے حسن تسلیم کیا ہے۔ (سنن النسائی بتحقیق الالبانی: ۳۱۷۵، سنن النسائی بتحقیق الزبیر: ۳۱۷۷)

چند کمزور روایات:

آخر میں چند کمزور روایات ملاحظہ فرمائیں مگر یاد رہے کہ یہ روایتیں بھی صرف سند کے

لحاظ سے کمزور ہیں معنوی طور پر بالکل صحیح ہیں کیونکہ ان کی معنوی تائید مذکورہ بالا صحیح وحسن درجہ کی احادیث سے ہورہی ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہؓ کی روایت

عن أبی هريرة قال قال رسول اللهﷺ وذكر الهند : يغزو الهند بكم جيش يفتح الله عليهم بملوكهم مغللين بالسلاسل يغفر الله ذنوبهم فينصرفون حين ينصرفون فيجدون ابن مريم بالشام. (كنز العمال: ۳۹۷۱۹، وفى مسند اسحاق بن راهويه(۵۳۷) اخبرنا يحيى بن يحيى أنا اسماعيل بن عياش عن صفوان بن عمرو السكسكى عن شيخ عن أبى هريرة قال: ذكر رسول اللهﷺ يوما الهند فقال: ليغزون جيش لكم الهند..... الحديث.) (صفوان کا شیخ مجہول ہونے کی وجہ سے اس روایت کی سند کمزور ہے)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: "ایک لشکر تمہیں ساتھ لے کر ہندوستان سے جہاد کرے گا نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ان پر فتح دے گا حتیٰ کہ وہ ان کے بادشاہوں اور برسراقتدار طبقہ کو ہتھکڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے اللہ تعالیٰ ان مجاہدوں کے گناہ معاف کردے گا پس جب وہ اس کاروائی سے فارغ ہوں گے تو اس وقت وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو شام میں پائیں گے۔

فائدہ: یعنی جب مجاہدین ہندوستان کے غزوے سے فارغ ہو جائیں گے تو حضرت عیسیٰ اس وقت نازل ہو جائیں گے اور صحیح روایات سے ثابت ہے کہ ملک شام میں جامع مسجد دمشق کے سفید مینار پر بوقت صبح وہ نازل ہوں گے اور پھر مقام لد کے پاس دجال لعین کو قتل کریں گے۔ پھر یہود ونصاریٰ اور دیگر کفار ومشرکین سے جہاد ہوگا حتیٰ کہ جہاں جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تسلط ہوگا اس زمین میں بجز

اسلام کے اور کوئی مذہب باقی نہیں رہے گا اور چالیس سال تک حکومت کرنے کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات ہوگی اور مدینہ طیبہ میں مسلمان ان کا جنازہ پڑھ چکنے کے بعد ان کو آنحضرت ﷺ کے روضہ اقدس میں دفن کریں گے (مزید تشریح رسالہ توضیح المرام فی نزول المسیح علیہ السلام میں دیکھیں)۔

﴿حضرت صفوان بن عمروؒ کی روایت﴾

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَغْزُوْ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِيْ الْهِنْدَ ،فَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَأْتُوْا بِمُلُوْكِ الْهِنْدِ مَغْلُوْلِيْنَ فِيْ السَّلَاسِلِ ،يَغْفِرُ اللَّهُ لَهُمْ ذُنُوْبَهُمْ فَيَنْصَرِفُوْنَ إِلَى الشَّامِ فَيَجِدُوْنَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ بِالشَّامِ. (كتاب الفتن لنعيم بن حماد: ۱۲۰۲)

صفوان بن عمرو رحمہ اللہ نے بعض افراد کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت کا ایک گروہ ہندوستان سے جہاد کرے گا، نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ان پر فتح دے گا حتیٰ کہ وہ ان کے بادشاہوں اور برسر اقتدار طبقہ کو ہتھکڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے اللہ تعالیٰ ان مجاہدوں کے گناہ معاف کردے گا پس جب وہ اس کاروائی کے بعد شام کی طرف پلٹیں گے تو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو شام میں پائیں گے۔"

فائدہ: کتاب الفتن کا مصنف "نعیم بن حماد" بذات خود اکثر حفاظ حدیث کے نزدیک ساقط الاعتبار ہے۔ (سیر اعلام النبلاء للذہبی: ت ۱۷۴۹) لہذا یہ روایت بھی بلحاظ سند کمزور ہے۔

الاعتدال اکیڈمی کی دیگر علمی خدمات

۱۔ تسکین العینین فی مسئلۃ ترک رفع الیدین:

مؤلفہ: حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ

ناشر: الاعتدال کیڈمی

۲۔ حیات الانبیاء: از امام ابوبکر بیہقی رحمہ اللہ:

ترجمہ، تحقیق، تخریج و فوائد: حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ

ناشر: الاعتدال اکیڈمی

۳۔ زمان سعیدی کے ایک فتوی پر سرسری نظر:

مؤلفہ حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ

ناشر الاعتدال اکیڈمی

۴۔ غزوہ ہند کی حدیثوں کا تحقیقی جائزہ:

مؤلفہ: حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ

ناشر: الاتعدال اکیڈمی

۵۔ تنقیح السنن اردو شرح آثار السنن:

مؤلفہ: حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ اقرء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

۶۔ آثار السنن: از محقق نیموی رحمہ اللہ:

ترجمہ، تحقیق، فوائد: حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ اقرء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

۷۔ کتاب الخراج: از امام قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ:

ترجمہ، تخریج، عنوانات: حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ اقرء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

۸۔ کتاب الآثار: از امام قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ:

ترجمہ، تحقیق، تخریج، فوائد: حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ اقرء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

۹۔ تقریب التہذیب: مرتبہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ:

مترجم: حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ اقرء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

۱۰۔ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھیں:

مؤلفہ: حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ

۱۱۔ دینی امور پر اجرت کا تحقیقی جائزہ:

مؤلفہ: حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ

ناشر: دار النعمان زبیدہ ۴۰ سنٹر اردو بازار لاہور

۱۲: مسند معاویہ ؓبن ابی سفیانؓ:

ترجمہ، تحقیق، فوائد: حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ (غیر مطبوعہ)

۱۳۔ کتاب الآثار: از امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ:

ترجمہ، تحقیق، تخریج، فوائد: حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ (غیر مطبوعہ)

۱۴۔ احادیث ہدایہ کی فنی حیثیت:

مؤلفہ: حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ (غیر مطبوعہ)

۱۵۔احادیث اعلاء السنن کی فنی حیثیت:

مؤلفہ: حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ (غیر مطبوعہ)

۱۶۔القول البدیع: از امام سخاوی رحمہ اللہ:

ترجمہ، تحقیق، فوائد: حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ (غیر مطبوعہ)

۱۷۔کتاب الحجۃ علی اھل المدینۃ: از امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ:

ترجمہ، تحقیق، فوائد حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ (غیر مطبوعہ)

۱۸۔مسند ابی حنیفہ: بروایت امام ابوالقاسم طبرانی رحمہ اللہ:

ترجمہ، تحقیق، فوائد: حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ (غیر مطبوعہ)

۱۹۔شفاء السقام: از امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ:

ترجمہ، تحقیق، فوائد: حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ (غیر مطبوعہ)